وضو کے بعد جوتوں والی جگہ سے ننگے پاؤں گزر کر مسجد میں جانا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہماری مسجد میں نماز کے لیے جائیں تو ہم جوتے اُتار دیتے ہیں، پھر وضو کرتے ہیں اور نماز کے ہال کی طرف چلتے ہیں۔ مگر راستے میں اُس جگہ سے گزرنا پڑتا ہے جہاں جوتے رکھے جاتے ہیں۔ کیا اس سے ہمارے پاؤں ناپاک (نجس) ہو جاتے ہیں یا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا نمازگاہ بھی ناپاک ہو جاتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

محض جوتے رکھنے والی جگہ پر چلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ اس جگہ پر نجاست ہو یا نہ ہو، مٹی کے ذرے ہوں یا نہ ہوں۔ جہاں تک پاؤں ناپاک ہونے کی بات ہے تو اگر اس جگہ پر کوئی نجاست موجود ہو، جو پاؤں کو لگے تو اب پاؤں ناپاک ہو گا اور اسے پاک کرنا ہو گا، بغیر پاک کیے اگر مسجد میں چلے گئے اور نجاست پاؤں سے چھوٹ کر زمین یا کارپٹ وغیرہ پر لگ گئی تو وہ جگہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔ اور اگر اس جگہ پر کوئی نجاست موجود نہ ہو تو پاؤں ناپاک نہیں ہوں گے۔

یہ حکم پاکی و ناپاکی کے اعتبار سے تھا جہاں تک بات ہے اس انداز سے مسجد میں جانے کی تو یاد رکھیں کہ جس طرح مسجد کو ناپاکی سے بچانا ضروری ہے، اسی طرح مسجد کو آلودگی سے بھی بچانا لازم ہے، لہذا جوتے اتارنے کی جگہ اگر بالکل صاف نہیں، وہاں مٹی کے ذرے وغیرہ ہوتے ہیں، جو پاؤں کو لگ کر مسجد کے فرش یا صفوں کو خراب کریں گے تو ایسی صورت میں پاؤں صاف کر کے ہی مسجد میں داخل ہوں۔

مسجد کو پاک و صاف رکھنے کے حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآىٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔ (القرآن الکریم، پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت: 125)

حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے "امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب "ترجمہ : اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب اتخاذ المساجد فی الدور، جلد 1، صفحہ 124، حدیث : 455، مطبوعہ : بیروت)

البحر الرائق میں ہے "تنظیف المسجد واجب" ترجمہ : مسجد کو صاف ستھرا رکھنا واجب ہے۔ (البحر الرائق، جلد 2، باب الاعتکاف، صفحہ 327، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

مسجد میں پاک چیز پھینکنے کی ممانعت کی وجہ کے متعلق حاشیہ طحطاوی علی الدر میں ہے "لوجوب صیانته عما یقذره وان کان طاھراً" ترجمہ : اس وجہ سے کہ مسجد کو ہر گھن والی چیز سے بچانا واجب ہے اگرچہ وہ چیز پاک ہی کیوں نہ ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد 1، صفحہ 76، مطبوعہ : کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "مسجد میں وضو کرنا اور کُلی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے۔۔۔ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 646، 647، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-4402

تاریخ اجراء : 12 جمادی الاولٰی 1447ھ / 04 نومبر 2025ء